خاتم النبیین لا نبی بعدی

قادیانی حلف کی حقیقت

و

خدا کی قسم میں مرزا قادیانی کو الہامی دعویٰ میں سچا نہیں مانتا

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

http://www.anti-ahmadiyya.org

قادیانی حلف کی حقیقت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم.

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار ''اہلحدیث'' امرتسر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۴۰ء میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ ''سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے اپنی کتاب میں اپنے اشتہارات کا ذکر تو کیا ہے مگر میرے جوابات کا ذکر نہیں کیا اس لئے رسالہ قادیانی حلف کی حقیقت کی خوب اشاعت کریں۔ اگر ختم ہو گیا ہو تو اس کو دوبارہ طبع کرا کر تقسیم کریں تاکہ سیٹھ عبداللہ صاحب نے اپنی کتاب میں جو اخفائے حق سے کام لیا ہے اس کے مقابلہ میں اظہارِ حق ہو جائے۔''

اخبار ''اہلحدیث'' امرتسر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۴۰ء میں اسی حلف کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بغرض آگاہی پبلک ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

چوہدری فتح محمد سیال ایم۔اے قادیانی
سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کا ذکر خیر

اول الذکر علم کی حیثیت سے مؤخر الذکر مالی انفاق کی وجہ سے قادیانی جماعت میں معزز ترین اشخاص میں سے ہیں۔ اس لئے ہم بھی ان کو اپنے مخاطبین میں داخل کرتے ہیں۔ آج ہم ان دونوں صاحبوں کی توجہ فرمانِ خداوندی کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ ارشاد ہے:

(۱) یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا [۱]

(۲) ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ [۲]

---

[۱] جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا۔ [۲] اس دن سچوں کو ان کا سچ فائدہ دے گا۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

یہ ہر دو فرمان خداوندی متلاشی حق انسان کی ہدایت کے لئے کافی ہیں۔ کہنے کو تو ہر ایک فریق بلکہ ہر ایک شخص اپنے کو ان ارشادات کا پابند ظاہر کرتا ہے لیکن صرف کہہ دینا ہی کافی نہیں اگر کافی ہوتا تو تیسرا ارشاد خداوندی ''وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۱؎'' قرآن مجید میں وارد نہ ہوتا۔ اس آخری آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مدعیانِ حق کا محض دعویٰ ہی کافی نہیں ہے۔ جب تک عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ پس ہم اس ارشاد کے ماتحت ان دونوں صاحبوں کی حق پسندی اور حق گوئی کو جانچنا چاہتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب قادیانی حکومت میں ایک بڑے عہدے (نظارت اعلیٰ) پر ممتاز ہیں۔ کیا بلحاظ علم و فضل اور کیا بلحاظ نظارت اعلیٰ کے ان کی نظر بہت وسیع ہونی چاہئے تھی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا اہم واقعہ ان کی نظر سے اوجھل رہا ہے۔ ہم یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ آیت ''وعلی ابصارھم غشاوۃ'' نے اپنا جلوہ دکھایا ہے یا مصرع ''بدوزد طمع دیدہ ہوشمند'' نے اپنا اثر ڈالا ہے۔ بہرحال واقعات جو کچھ بھی ہیں ہم آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ کا مضمون جو آپ نے قادیانی خلافت جوبلی کے جلسہ میں پڑھا تھا اور جو قادیانی اخباروں اور رسالوں میں بڑی عزت کے ساتھ درج ہوا ہے۔ اس کو اہلحدیث مورخہ ۸/دسمبر ۳۹ء میں بروائت رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' نقل کر کے جواب دیا گیا تھا۔ اس جواب میں ایک فقرہ جس پر ساری گفتگو کا مدار تھا۔ آج اس کی مزید تشریح اس لئے کی جاتی ہے کہ چوہدری صاحب کا یہی مضمون ''الفضل'' مورخہ ۲۱/جنوری میں ہماری نظر سے گذرا ہے۔ اس بحث کا مرکزی نقطہ اصل میں یہ ہے کہ مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ جو میرے متعلق شائع ہوا ہے۔ کس غرض سے تھا اور اس کا مطلب کیا ہے۔ ان دونوں سوالوں کا جواب مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں صاف ملتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> ''اے اللہ! مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے وہ میرے قلعے کو منہدم کرنا چاہتا ہے اور لوگوں کو میری طرف آنے سے روکتا ہے۔ اس لئے میں تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما۔ اس فیصلے کی صورت یہ ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر دے۔ ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين. (المشتہر:۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء) (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹)

اس آخری فیصلے کا نتیجہ نمایاں ہے۔ عیاں را چہ بیاں کہ مرزا صاحب کو انتقال کیے

۱؎ سب مذاہب کا مقصود خدا رسی ہے۔ مگر ان میں سے بعض مذاہب ٹیڑھے ہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہوئے آج بتیس سال ہونے کو ہیں مگر ان کا مخاطب آج تک زندہ ہے جو یہ سطور لکھ رہا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ بڑا اہم اور فیصلہ کن ہے۔ اس لئے جن لوگوں کے حق میں ارشاد خداوندی

اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا. (اعراف: ۱۴۶)

وارد ہوا ہے۔ وہ لوگ بما تحت ارشاد "یبغونہا عوجا" اس صاف وشفاف فیصلے کو مکدر کرنے کی کوشش میں شروع سے لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو صاحب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ایک مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے لاہوری ہیں۔ دوسرے چوہدری فتح صاحب سیال ایم۔اے قادیانی۔ ان کے علاوہ جو صاحب بھی ہوں وہ دوسرے درجہ پر ہمارے مخاطب ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے رسالہ "آیت اللہ" میں اور چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنی تقریر جلسہ سالانہ میں جو کچھ کہا ہے اس میں ایک امر پر دونوں متفق ہیں۔ وہ امر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۸۹۶ء میں جو کتاب انجام آتھم لکھی تھی۔ اس میں چند علماء اور صوفیاء کو مباہلے کی دعوت دی تھی (اس کا انجام کیا ہوا یہ ایک الگ مضمون ہے) ان مدعوین میں میرا نام بھی تھا۔ ناظرین اس واقعہ کو ذہن نشین کر کے چوہدری صاحب کے الفاظ سنیں:

"مولوی ثناءاللہ صاحب کی لمبی عمر"

"آخر میں مَیں ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ہر فتنہ میں فتح عطا فرمائی ہے۔ گویا ابتدا میں بھی، وسط میں بھی اور آخر زمانہ میں بھی فتح عطا کی۔ آخر میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح بخشی وہ یہ ہے کہ ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک بارہا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر وہ ہر بار اس سے بھاگتے اور پہلو تہی کرتے رہے اور قطعاً سامنے نہ آئے۔ مگر اب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے وفات پائی ہے۔" (الفضل قادیان ص ۵۔ ۲۱ر جنوری ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث:۔ یہی مضمون مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔ جس کا جواب مدلل بواقعات صحیحہ بارہا شائع ہو چکا ہے۔ ان دونوں صاحبوں کا مطلب یہ ہے کہ آخری فیصلے کا مضمون دراصل مباہلے کی دعوت تھی جو مولوی ثناءاللہ کے نہ ماننے سے منعقد نہ ہوا۔

جواب:۔ جواب دینے سے پہلے ہم ایک عدالتی مثال پیش کرتے ہیں کہ کسی شخص (زید) نے

http://www.anti-ahmadiyya.org

بذریعہ وکیل عمر پر ایک صد روپے کا دعویٰ دائر کیا اور وکیل صاحب نے رقم لینے کی رسید مورخہ یکم جنوری پیش کی۔ مگر فریق مدعا علیہ نے چپکے سے مدعی کی دستخطی رسید مورخہ یکم فروری پیش کر دی۔ جس میں یکم جنوری کے قرضہ کی وصولی کا اقرار مرقوم تھا۔ اس پر دعویٰ خارج ہو گیا۔ وکیل صاحب بدیں وجہ کہ مجھے حقیقت سے آگاہ نہ کیا۔ مدعی کو کوستے ہوئے کمرۂ عدالت سے باہر نکل آئے۔

ناظرین کرام! بعینہٖ یہی مثال ان دونوں وکیلوں کی ہے۔ ہم بھی مدعی کی رسید پیش کرتے ہیں۔ وہ قانونی وکیل تو شرمندہ ہو گیا تھا۔ دیکھیں کہ یہ مذہبی وکیل شرمندہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ اخبار ''الحکم'' قادیان مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۹ پر ایک مضمون ہے جس کے الفاظ مع سرخی یہ ہیں کہ:

''مباہلے کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا''

''حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے پھر بھی اس (مولوی ثناء اللہ) پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلۂ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔'' (الحکم ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء)

فخریہ تصدیق:۔ مولوی اللہ دتہ جالندھری اس عبارت پر جس فخر کے ساتھ حاشیہ آرائی کرتا ہے۔ وہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ لکھتا ہے کہ:

''گویا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اس صید لاغر[1] (ثناء اللہ) کو چند روز کی مہلت دینا چاہتے تھے اور حقیقۃ الوحی کی طباعت کے بعد پر اسے ملتوی کرنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ عبارت بالا سے ظاہر ہے۔'' (رسالہ تفہیمات ربانیہ ص ۲۳۸ باردوم)

ناظرین اس پُر افتخار عبارت کو ذہن میں رکھ کر چوہدری فتح محمد صاحب کی حق پوشی کا اندازہ کیجئے۔

---

[1] جانتے ہو شیخ سعدیؒ کیا کہتے ہیں۔

اسپ لاغر میاں بکار آید
روز میداں نہ گاوِ پرداری

http://www.anti-ahmadiyya.org

مرزا صاحب کے راسخ مریدو! میں بماتحت آیت اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی خدائے علیم وخبیر کی جلالت کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت آپ لوگوں نے کبھی دیکھی ہے؟ اگر دیکھی ہے تو اس کا مطلب کیا سمجھا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی پوچھتا ہوں کہ کتاب ''حقیقۃ الوحی'' ۱۵ رمئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور دعائے آخری فیصلہ ۱۵ راپریل ۱۹۰۷ء کو............۔ غور کرو کہ دعائے آخری فیصلہ کو مباہلہ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مباہلہ کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت (ماہ مئی ۱۹۰۷ء) کے بعد ہونا تھا۔ کیا قادیان میں ماہ اپریل ماہ مئی کے بعد آتا ہے۔ یہ ہے اس بحث کا مرکزی نقطہ۔ جسے قادیانی مناظر اس شریف قوم کی طرح چھپاتے رہتے ہیں جس نے دربارِ رسالت میں حکم رجم کو چھپایا تھا۔

احمدی دوستو! ؎

قریب ہے یار! روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر\
جو چُپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

خلاصۂ کلام:۔ چوہدری فتح محمد کا یہ کہنا کہ سلسلۂ مباہلہ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۷ء تک جاری رہا اور آخری فیصلے والا اشتہار اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی بالکل غلط اور دفع الوقتی پر مبنی ہے بلکہ مرزا صاحب کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔ اب ہم چوہدری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو سچا کہیں یا مرزا صاحب کو؟ مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں یا آپ کو؟ اس کا جواب دینا آپ کا کام ہے۔ (نوٹ) ہم نے قادیانی اور لاہوری اَتباعِ مرزا کو بارہا تنبیہ کی ہے کہ وہ ''اہلحدیث'' کو جواب دیتے ہوئے ذرا سوچ لیا کریں کہ سامنے کون ہے۔ یاد رکھیں ان کے سامنے وہی ہے۔ جس کا قول ہے ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں\
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

<u>سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی:۔</u> چوہدری فتح محمد کے بعد ہم سیٹھ صاحب کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہوں نے ایک کتاب (بشارات رحمانیہ) لکھ کر یا لکھوا کر شائع کی ہے۔ جس کا ایک نسخہ ہمیں بھی بھیجا ہے (شکریہ) آپ مرزا صاحب کے پکے مرید ہیں۔ آپ نے اپنی حسن نیت اور اخلاص کا ذکر اس کتاب میں کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے قادیانی مذہب کی خدمت کے لئے تین لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ کیا ہوگا۔ مگر کاہے کو؟ مرزا صاحب کا حلقہ مسیحیت وسیع کرنے کو سو اس کے متعلق آیت قرآنی سُن رکھیں۔ جو اس قسم کے اخراجات کے لئے بدیں الفاظ وارد ہے:

http://www.anti-ahmadiyya.org

فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ (الانفال) لے

ہاں آپ نے بھی باتباع سنت مرزا اخفائے حق سے کام لیا ہے۔ ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے کہ احباب دکن کی دعوت پر مَیں اور مولوی محمد صاحب دہلوی سکندر آباد (حیدر آباد دکن) پہنچے اور وہاں مجالس وعظ میں قادیانی تردید کے مضامین بیان ہوتے رہے۔ ہر درجے کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے تھے۔ جس سے مرزائی کیمپ میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ ایک تحریری مباحثہ بھی ہوا۔ جس کی روئیداد بصورت رسالہ مباحثہ دکن مطبوعہ مل سکتی ہے۔ اسی اثناء میں سیٹھ عبداللہ الہ دین نے ایک انعامی اشتہار دیا۔ جس میں مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے عقائد اور مرزا صاحب کے کذب پر حلف اٹھاؤں۔ اگر اس حلف کے بعد میں ایک سال تک زندہ رہوں تو وہ مجھے دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ مَیں نے اس کے جواب میں وہیں بذریعہ اشتہار ان کو اطلاع دی۔ اور اشتہار کا مسودہ ہزاروں کے مجمع میں پڑھ کر سنایا۔ جس کی صحت سب نے تسلیم کی۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ:

میں سیٹھ عبداللہ الہ دین کا مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ مجھے دس ہزار روپیہ دینے کی بجائے بمنظوریٔ خلیفہ صاحب قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں کہ مَیں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہا تو سیٹھ صاحب مع خلیفہ صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہ بات اس لئے کہی گئی کہ ایک سال کے اندر مر جانے کی صورت میں اگر میں جھوٹا سمجھا جاؤں تو کوئی وجہ نہیں کہ سال کے بعد زندہ رہنے کی حالت میں سچا نہ ٹھہروں۔

اس کے جواب میں زبانی پیغام آتے رہے کہ ہم حلف خوری کا صلہ دس ہزار روپیہ دیتے ہیں۔ مَیں جواباً کہتا رہا کہ میں دس ہزار پر لات مارتا ہوں صرف آپ کو چاہتا ہوں۔ غالباً اُس وقت میرے ذہن میں یہ عارفانہ شعر تھا۔

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

سیٹھ عبداللہ الہ دین نے اپنی کتاب میں اپنے اشتہارات کا ذکر تو کیا ہے مگر میرے جوابات کا ذکر نہیں کیا۔ یہ عادت اس شریف گروہ کی ہے جس کی بابت قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ ''تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا'' (الانعام:۹۱) حالانکہ یہ سارے اشتہارات مع میرے جوابات کے انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن کی طرف سے بصورت رسالہ شائع ہو چکے ہیں۔

لے منکرین حق اشاعتِ باطل میں خوب خرچ کریں گے۔ آخر کار یہ خرچ ان پر حسرت وافسوس کا موجب ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

جس کا نام ہے ’’قادیانی حلف کی حقیقت‘‘۔
سیٹھ عبداللہ صاحب! میں آپ کو حضرت لقمان علیہ السلام کی وعظ کے الفاظ سناتا ہوں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمائے تھے:

يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ. (لقمان : ١٦)

(اے بیٹے اگر رائی کے دانہ برابر کوئی چیز ہو جو کسی پتھر میں یا کہیں آسمان میں یا زمین میں چھپ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں اور خبردار ہے۔

سیٹھ صاحب!

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

......☆......

قادیانی حلف کی حقیقت

بجواب

اشتہار عبداللہ الہ دین صاحب ’’صداقتِ احمدیّت‘‘

ایک اشتہار بنام صداقت احمدیت عبداللہ الہ دین صاحب کی جانب سے شائع ہوا ہے جس میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیرِ پنجاب، فاتح قادیان کے حلف۔ مباہلہ وغیرہ پر دروغ بیانی سے کام لیا گیا ہے علاوہ اس کے اشتہار میں یہ مطالبات کئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق صحیح بخاری میں لفظ (من السماء) آسمان سے اترنے کا دکھاؤ تو ہزار روپیہ انعام پاؤ۔ دوم بحکم حدیث ہر صدی میں مجدد کا ہونا ضروری ہے اس صدی کا مجدد کون ہے بتاؤ؟

http://www.anti-ahmadiyya.org

یہ وہی پرانا اشتہار ہے جو قادیانی جماعت کی جانب سے شائع ہوا تھا اور جس کا جواب انجمن اہل حدیث سکندر آباد کی طرف سے ۱۹۲۳ء میں دے دیا گیا مگر پھر بھی اسی کا اعادہ کیا ہے اب ہم بغرض آگاہیٔ پبلک اصل واقعات کا اظہار کرتے ہیں جس سے بخوبی واقف ہوگا کہ قادیانی جماعت اپنے بیان اور اپنے وعدوں میں کہاں تک سچی ہے۔

قادیانی جماعت کی بددیانتی

انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن کی جانب سے جو اشتہار ''قادیانی مذہب کی حقیقت'' شائع ہوا ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اُترنے کی حدیث کا حوالہ (صحیح بخاری اور کتاب الاسماء بیہقی سے) درج ہے مگر عبداللہ الہ دین صاحب نے اپنے اشتہار میں صرف (صحیح بخاری) لکھ کر اپنی دیانت کا ثبوت اور مخلوقِ خدا کو دھوکہ دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا اور حدیث من السماء کی بحث

صحیح بخاری میں ایک حدیث یوں آئی ہے'' **کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم** '' یہ الفاظ صحیح بخاری (ج ۱ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ ابن مریم) کے ہیں اسی حدیث کو امام بیہقی'' نے کتاب الاسماء والصفات (ص ۳۰۱) میں اپنی سند سے روایت کیا ہے ''**کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء و امامکم منکم**'' یعنی جب مسیح موعود آسمان سے اُتریں گے اور تمہارے امام امیر المومنین تم میں سے ہوں گے اس وقت تم کیسے ہوگے اس روایت میں (من السماء) کا لفظ آیا ہے جس کسی نے روایت مذکورہ لکھ کر صحیح بخاری کا حوالہ دیا ہوگا اس کی مراد وہی ہوگی جو محدثین کی ہوتی ہے جہاں وہ کسی روایت کو مختلف کتابوں سے نقل کرتے ہیں تو کہا کرتے ہیں کہ اصلہٗ فی البخاری یعنی اس روایت کی اصل بخاری میں ہے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ حرف بحرف بخاری میں ہے۔

ہم اس نزاع کی صورت آسان بتاتے ہیں مرزا صاحب قادیانی نے نزول مسیح کی روایت اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ (ص ۸۹٬۸۸۔ خزائن ج ۷ ص ۳۱۲٬ ۳۱۳) میں دو جگہ لکھی ہے اور اس میں لفظ من السماء نہیں لکھا لیکن اصل روایت اصل کتاب میں دیکھیں تو مطلع صاف ہو سکتا ہے وہ روایت یوں ہے ''**قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینزل اخی عیسی ابن مریم علی جبل**'' (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۸٬ ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۔۷۲۶) یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر اتریں گے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

یہ روایت مختصر کنز العمال سے مرزا صاحب نے لی ہے مختصر کنز العمال' مسند امام احمدؒ کے حاشیہ پر مصر میں چھپی ہے اس کی چھٹی جلد صفحہ ۶۵ پر یہ حدیث موجود ہے جس میں لفظ من السماء موجود ہے۔ مگر مرزا صاحب کی دیانت اور امانت نے ان کو اجازت نہیں دی کہ حدیث کے سارے الفاظ نقل کرتے یہ کون نہیں جانتا کہ کسی بات کو دریافت کرنے یا کسی عقیدے کو دل میں جگہ دینے کے لئے صحیح بخاری کی روایت پر حصر نہیں ہوتا بلکہ جہاں کہیں سے بھی کوئی صحیح روایت ملے وہ روایت قابل قبول ہے۔ قادیانیوں کے حق میں اس روایت کی صحت اور قبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے کہ مرزا صاحب نے اس کو معرض استدلال میں خود لیا ہے بس پھر مسئلہ نزول مسیح من السماء تو صاف ہو گیا۔ صحیح بخاری کا جو حوالہ لکھا گیا ہے وہ اسی نیت سے لکھا گیا ہے جو اوپر ہم نے بیان کیا۔

مجدد کے لئے دس ہزار روپیہ کا کاغذی اعلان

بے شک ایک غیر صحیح حدیث میں ہر صدی میں مجددین پیدا ہونے کا ذکر ہے مگر مجدد کے معنی کیا ہیں اصل سنت نبویہ کو رواج دینے والا اور زمانہ کی بدعات جدیدہ کا مقابلہ کرنے والا۔ مجددین میں کوئی فوق العادت وصف نہیں ہوتا۔ صرف اصولِ اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی تائید اور ترویج ان کا کام ہوتا ہے یعنی وہ خادمِ سنت نبویہ صحیحہ ہوتا ہے اور بس۔ [1]

ان معنی سے کیا عجب ہے کہ صوبہ بنگال میں مولانا ابوالکلام آزاد' صوبہ بہار میں مولانا محمد علی مونگیری اور صوبہ متحدہ میں علماء دیوبند بھی مجدد (خادم سنت) صوبہ پنجاب کے لئے بہت سے لوگ فرقہ جدیدہ بدعیہ قادیانیہ کے حق میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کو مجدد جانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہ نے بہت دفعہ جلسوں میں اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہئے آپ کی کیا رائے ہے؟ ہاں یہ تو ہم نے مشاہیر کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق ملک سے ہے ابھی وہ مجددین (خادمانِ سنت) باقی ہیں جن کا تعلق خاص خاص مقامات (شہر ہوں یا قصبے یا دیہات) سے ہے کیونکہ بعض مجدد (خادم سنت نبویہ) ایسے بھی ہوں گے جن کا اثر ایک ہی گاؤں میں ہوگا۔ مجدد کے لفظ میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی ہے اس میں تعدد ہو سکتا ہے۔ غور سے پڑھو" من یجدد لھا دینھا" اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجدد اس وقت بھی ہیں جو اپنی علمی خداداد لیاقت کے مطابق توحید و سنت کی خدمت اور اشاعت کرتے ہیں (کسے باشد) ہاں آپ کا یہ خیال ہوگا کہ ان لوگوں نے دعویٰ مجددیت کا نہیں کیا یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ جماعت احمدیہ کی وہ احادیث کے الفاظ پر نظر نہیں کرتے بلکہ مرزا

---

[1] دیکھئے مرزا صاحب نے سید احمد بریلوی کو مجدد لکھا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ)

http://www.anti-ahmadiyya.org

صاحب قادیانی کے الفاظ کو حدیث کا جزو بنا لیتے ہیں اے صاحب!
حدیث شریف میں دعویٰ کرنے کا ذکر نہیں آیا بلکہ خدمتِ اسلام کرنے کا ذکر آیا ہے۔ دعویٰ اگر شرط ہے تو سب سے پہلے جس بزرگ کو مجدد کہا گیا ہے یعنی خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کو ان کا دعویٰ دکھاؤ بعد ازاں دوسری صدی میں امام شافعیؒ کو کہا گیا ہے ان کا دعویٰ سناؤ اسی طرح اوروں کا دعویٰ دکھاؤ پھر ہم سے دعویٰ کا سوال کرو۔
سنو! مجدد کے لئے یہ اصول ہے جو شیخ مرحوم نے لکھا ہے۔

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست و ابراہیم از آذر

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کا جلسہ عام میں مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر حلف اٹھانا اور عبداللہ الہ دین صاحب کے مجوزہ حلف نامہ پر دستخط کرنا:۔ ماہ جنوری ۱۹۲۳ء میں مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب فاتح قادیان سکندرآباد دکن تشریف لائے تھے اور مرزائیوں کی تردید میں بمقام سکندرآباد و حیدرآباد دکن دھواں دھار تقریریں فرمانے لگے اُس وقت قادیانیوں نے اشتہار شائع کیا کہ قادیانی کذب پر مولانا صاحب حلف اٹھاویں۔ انجمن اہلحدیث سکندرآباد دکن کی درخواست پر مولانا صاحب نے مندرجہ ذیل جواب دیا امید ہے کہ ناظرین کرام بڑی توجہ سے پڑھیں گے۔

قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

برادرانِ دکن! آپ حضرات نے میری کئی تقریریں قادیانی مشن پر سُنیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کا ہونا ان تقریروں کی پسندیدگی کی دلیل ہے۔ اس لئے آپ جان چکے ہوں گے کہ میں اپنی تقریر میں نہ کوئی بات اپنی طرف سے بناوٹ کی کہتا ہوں نہ کوئی کلمہ ہتک آمیز دل آزار بولتا ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ ان تقریروں کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔ اس اثر سے رنجیدہ خاطر ہو کر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد وغیرہ نے بتوسط سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ایک اشتہار دیا ہے جو آپ صاحبوں کی نظر سے گذرا ہوگا اس اشتہار کا مختصر مضمون یہ ہے کہ "مولوی ثناءاللہ مرزا قادیانی کے کذب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاۃ پر قسم کھائے مدت ایک سال میں اپنے لئے عذاب مانگے وغیرہ تو پانسو روپیہ ہم مولوی ثناءاللہ کو دیں گے۔"
برادران! اس سے پہلے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا

http://www.anti-ahmadiyya.org

مجھے وہ اشتہار امرتسر میں ملا تو میں نے فوراً اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا کہ مبلغ دس ہزار انعامی رقم پہلے مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کے پاس جمع کرادو اور جواب کے فیصلے کے لئے منصف مقرر کرو اس کے جواب میں سیٹھ صاحب کی طرف سے ہم کو کوئی جواب نہ ملا بلکہ ایک اور اشتہار زرد رنگ کا ملا جس میں بجائے ہماری پیش کردہ تجویز منظور کرنے کے نئے سرے سے پھر دس ہزار کا انعام لکھا گیا اس کا جواب بھی اہل حدیث میں دیا گیا جس کو انجمن اہلحدیث سکندرآباد نے بطور اشتہار حیدرآباد اور سکندرآباد وغیرہ میں شائع کیا۔ یہ تو ہے ان کی انعامی رقموں کی حقیقت کہ لدھیانہ کے واقعہ سے ڈر کر دس ہزار سے ایک دم پانچ سو پر آ گئے خدا معلوم دیتے ہوئے کہاں تک نیچے اتر آئیں گے۔ چونکہ روپیہ لے کر حلف اٹھانے میں ان لوگوں سے ایک خطرہ بھی ہے وہ یہ کہ یہ لوگ کہہ دیں گے کہ مولوی صاحب نے روپیہ کی لالچ میں جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اس لئے میں بغیر روپیہ کے قسم کھانے کو تیار ہوں جس کی صورت یہ ہے:

برادران دکن! جن صاحبوں نے ۱۶/اسفندار ۱۳۳۲ اف۔ ۱۹/جنوری ۱۹۲۳ء مطابق ۳/جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ کو میری پہلی تقریر سکندرآباد میں سُنی ہوگی ان کو یاد ہوگا کہ میں نے اس تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر صاف لفظوں میں حلف اٹھائی تھی جو ایک بھلے آدمی ایماندار کی تسلیم کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ مگر قادیانی جماعت نے اپنے اشتہار میں ایک اور قسم کھانے کی تحریک کی جس کی سزا کی مدت ایک سال تک رکھی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اگر ایک سال تک میں زندہ سلامت رہوں تو ان پر کیا اثر ہوگا اس لئے میں واضح الفاظ میں لکھتا ہوں کہ چونکہ حلف پر انہوں نے سال تک میری زندگی کی حد لگائی ہے جو قرآن و حدیث میں تو ثابت نہیں مگر ان کی مسلمہ ہے اس لئے میں سال کے بعد تک اگر زندہ رہا تو مکرر قطعی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ میں تکذیب مرزا میں ان کے نزدیک بھی سچا ہوں پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ یہ لوگ اسی وقت قادیانی مذہب چھوڑ کر میری طرح تکذیب مرزا میں کمربستہ ہو جائیں چونکہ میرا مقابلہ دراصل مرزا صاحب آنجہانی سے تھا ان کے بعد بحیثیت قائم مقام ان کے خلیفہ سے ہے اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ یہ شرط لگاؤں کہ خلیفہ قادیان معہ اپنی انجمن احمدیہ کے ممبروں کے اس مضمون کی دستخطی تحریر مجھے دیں کہ:

> "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر قسم کھا کر سال تک قدرتی موت سے جس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہ ہو بچ رہیں تو میں (میاں محمود خلیفہ ثانی قادیان) اور ممبران صدر انجمن

http://www.anti-ahmadiyya.org

احمد یہ مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر جمہور مسلمانوں میں مل کر مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کیا کریں گے اور اپنے کل مبلغوں کو بھی یہی حکم دیں گے۔"

اس دستخطی تحریر میں اپنی پہلی قسموں (جو میں قادیان اور سکندر آباد وغیرہ میں کھا چکا ہوں اُن کے) علاوہ نئے سرے سے کذبِ مرزا اور حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر بحولہٖ وقوتہٖ قسم کھاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ مسلمان حیدر آباد بمقام مشیر آباد ۲۵ر جنوری ۱۹۲۳ء کو جو جلسہ وعظ ہوا تھا اُس میں ہزار ہا مسلمانوں کے مشورے سے یہ مضمون پاس ہو کر شائع کیا جاتا ہے ورنہ میں تو احمدیوں کی حرکات اور حرکات کے مقصودات کو بھی جانتا ہوں۔ مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ ثناء اللہ اور مجھ میں سے جو جھوٹا ہے خداوندا اُس کو سچے کی زندگی میں موت دے چونکہ وہ بڑے میاں تھے اُن کی یہ دعاء قبول ہوگئی جس کا اثر دُور دُور تک پہنچا۔ باوجود اس الٰہی فیصلہ کے ان لوگوں کا نئے سرے سے مجھے حلف دینا اس غرض سے ہے کہ سابق کے الٰہی فیصلہ سے اسلامی پبلک کو غفلت ہو جائے جس سے ان کی شرمندگی اور ندامت میں کمی واقع ہو۔

من اندازِ قدت را می شناسم

اس لئے اشتہار میں مجھ سے جدید حلف چاہتے ہیں اور ایک سال تک عتاب کی دھمکی دیتے ہیں تو میں بھی حق رکھتا ہوں کہ ان کی رقم پانسو تو ان کو واپس کروں مگر یہ شرط لکھا لوں کہ سال تک میری سلامتی کے بعد ان کا خلیفہ مع اپنی ساری جماعت قادیانی مذہب غلط جان کر بحکم **"کونوا مع الصادقین"**...... میرے ساتھ اشاعتِ اسلام کریں گے۔

ناظرین کرام! بس اب حلف کا دلوانا جو قادیانیوں نے تجویز کیا ہے خود ان کی منظوری پر موقوف ہے ہم اپنے اقرار کو پورا کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔

فلیشهد الثقلان انی صادق

نوٹ:۔ میری طرف سے یہی جواب ہوگا چاہے فریق ثانی ہزار ہا بار بولیں میری طرف سے اس بارے میں یہ معقول شرط ہمیشہ پیش رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ جس کے انکار سے فریق ثانی کی حق پسندی اہلِ دکن پر بار بار روشن ہو جائے گی جیسی اہل پنجاب پر روشن ہے۔

اطلاع:۔ گو میرے ذریعہ سے خدا نے اسلامی عقائد کو قادیانی نبوت پر ہمیشہ غالب رکھا ہے تاہم دکن کے مسلمانوں میں قادیانی مذہب کی وجہ سے جو تفرقہ عظیم ہو رہا ہے میں اس کے رفع دفع کرنے کو ہر وقت تیار ہوں جس کی صورت یہی ہے کہ بتقرر منصف ایک باقاعدہ تحریری مباحثہ جو مع فیصلہ مسلمہ منصف شائع کیا جائے تاکہ ہم مسلمانوں سے یہ تفرقہ دور ہو۔ خدا کرے

http://www.anti-ahmadiyya.org

ایساہی ہو۔

ربنا افتح بيننا بالحق و انت خير الفاتحين۔

خادم دین اللہ

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مرقوم ۸/ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ ۔ ۲۶/ جنوری ۱۹۲۳ء

عبداللہ الہ دین صاحب اپنے بھائیوں کو کہتے تھے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب صرف پبلک کو دھوکا دینے اور اپنی عزت قائم کرنے کے لئے بظاہر مرزا صاحب قادیانی کی تردید کرتے ہیں لیکن دل میں ان پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کو سچا مانتے ہیں اگر وہ مرزا صاحب کو دِل سے جھوٹا مانتے ہیں تو مرزا صاحب کے کذب پر قسم کھائیں پھر دیکھئے سال کے اندر مر جائیں گے مگر میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کے کذب پر ہرگز حلف نہ اٹھائیں گے عبداللہ الہ دین صاحب نے ایک معاہدہ باہمی کا مسودہ جو پہلے سے انہوں نے کر رکھا تھا ۱۷/ جنوری ۱۹۲۳ء کو تینوں بھائیوں کے روبرو پیش کیا فریقین میں جو معاہدہ ہوا اس کا مضمون معہ نام فریقین درج ذیل ہے۔

فریق احمدیؐ (مرزائی)۔ (۱) عبداللہ الہ دین صاحب (۲) الہ دین ابراہیم صاحب (۳) جی ایم ابراہیم صاحب

فریق محمدی۔ (۱) خانصاحب احمد الہ دین صاحب (۲) غلام حسین الہ دین صاحب (۳) قاسم علی الہ دین صاحب

معاہدہ منجانب احمدی فریق

(۱) جناب مرزا غلام احمد صاحب اس چودہویں صدی کے مجدّد ہیں اور مسیح موعود اور مہدی ہیں اور نبی ہیں۔

(۲) یہ عقیدہ احمدیوں کا ہے اور اس بارہ میں احمدیوں کے بڑے جناب مرزا محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) ہیں ان کو مرزا صاحب کی صداقت کے بارہ میں منسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعاء کرنا چاہئے۔

(۳) اگر یہ خلیفہ قادیان اس موافق قسم کے ساتھ دعاء کرنے کے لئے راضی نہ ہوے تو مرزا صاحب کے دعوے جھوٹے سمجھے جائیں گے اور احمدیوں کی طرف سے عبداللہ الہ دین صاحب

http://www.anti-ahmadiyya.org

۔اجی ایم ابراہیم صاحب اور الہ دین ابراہیم صاحب احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہو جانے کے لئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

(۴) اگر یہ خلیفہ قادیان اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے کے لئے راضی ہو جائیں اور ان کے مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب بھی قبول کریں تو ایک سال تک نتیجہ کا انتظار کریں اگر مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان وفات پائیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب حیات رہیں تو مرزا صاحب کو جھوٹا سمجھ کر تینوں احمدی صاحب جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہو جانے کے لئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔ المرقوم ۱۷/ جنوری ۱۹۲۳ء

شرح دستخط عبداللہ الہ دین   شرح دستخط جی ایم۔ابراہیم   شرح دستخط الہ دین ابراہیم

معاہدہ منجانب محمدی فریق

(۱) جناب مرزا غلام احمد صاحب چودہویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح موعود اور نہ مہدی ہیں اور نہ نبی ہیں۔

(۲) یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہے اور اس بارہ میں غیر احمدیوں کے بڑے (جماعت اہلحدیث کے) جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ہیں اور ان کو مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے بارہ میں مسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر یہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس موافق قسم کے ساتھ دعا کرنے کو راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوے سچے سمجھے جائیں گے اور غیر احمدیوں کی طرف سے خان صاحب احمد الہ دین۔ غلام حسین الہ دین اور قاسم علی الہ دین غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہو جانے کے لئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

(۴) اگر یہ (مولوی ثناء اللہ صاحب) اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے پر راضی ہوں اور ان کے مخالف مرزا محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) بھی راضی ہو جائیں تو ایک سال تک نتیجہ کا انتظار کریں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب وفات پائیں اور مرزا محمود احمد صاحب حیات رہیں تو مرزا صاحب کو سچے سمجھ کر ہم تینوں غیر احمدی بھائی جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہو جانے کے لئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

(۵) اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسی قسم نہ کھائیں تو تینوں بھائی ایک سال میں جتنے چاہیں اتنے عالموں کو مرزا محمود احمد صاحب کے مقابلہ میں کھڑا کر دیں گے اور ان کو قسم کھلائیں گے اور اگر

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہم تینوں بھائی کسی کو کھڑا نہ کرسکیں تو خدا کی قسم کے ساتھ احمدی ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔

المرقوم ۱۷ر جنوری ۱۹۲۳ء

شرح دستخط خانصاحب احمد الہ دین　شرح دستخط غلام حسین الہ دین　شرح دستخط قاسم علی الہ دین

عبداللہ الہ دین صاحب کا مجوزہ تحریری حلفنامہ جس پر خلیفہ قادیان نے دستخط کرنے سے گریز کیا:۔ عبداللہ الہ دین صاحب نے اپنے تحریری معاہدہ کے ساتھ حلفنامہ عبارت خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد صاحب کے لئے پیش کی تھی بجنسہٖ درج ذیل ہے آئندہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ان کے خلیفہ قادیان نے اس عبارت کے موافق حلف نامہ لکھنے سے گریز کیا اور اپنے الفاظ میں دوسرے ہی قسم کا حلف نامہ لکھ دیا اور اس میں بھی مدت اور عذاب کے تعین (یعنی مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر) کو اڑا دیا یہ تعیین ہی حلف نامہ کی جان تھی۔

حلف نامہ احمدی کی عبارت

بسم اللہ الرحمان الرحیم. نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

حلفیہ عبارت حسب ذیل ہے:

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین صاحب کا چیلنج انعامی دس ہزار روپیہ والا بھی بغور پڑھا میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودہویں صدی کے مجدد امام وقت مسیح موعود و امتی نبی ہونے کے ہیں وہ سب درست اور صحیح ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے نہیں گئے ہیں اور نہ اس جسم خاکی کے ساتھ وہ آسمان پر موجود ہیں اور نہ وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے میرا پکا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعود اور مہدی مسعود و امتی نبی ہیں اور ان کے سب دعاوی و دلائل کتاب اللہ و صحیح احادیث کے ماتحت ہیں اگر میرے یہ عقائد خداوند تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور درحقیقت مرزا غلام احمد صاحب اپنے تمام دعوؤں میں خداوند تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادرِ ذوالجلال خدا جو تمام روئے زمین کا مالک واحد اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو قہار و غالب و منتقم حقیقی ہے تو علیم و سمیع و بصیر ہے اگر میں اپنے اس

http://www.anti-ahmadiyya.org

حلف نامہ میں محض ضد۔ تعصب۔ ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں مجھے ایک سال کے اندر موت دے تا کہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملے۔ آمین' آمین' آمین

حلف نامہ جس پر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری نے دستخط کر دیئے:۔ مذکورہ بالا حلف نامہ کی عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصدیق اور تسلیم کے متعلق جو الفاظ موجود ہیں بخلاف اس کے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لئے خانصاحب احمد الہ دین صاحب غلام حسین الہ دین صاحب اور قاسم علی الہ دین کی جانب سے جو حلف نامہ کی عبارت پیش کی گئی تھی جس میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور انکار کے متعلق الفاظ تھے بجنسہ مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے مندرجہ ذیل حلف نامہ ۶ر فروری ۱۹۲۳ء کو لکھ دیا جو عبداللہ الہ دین صاحب کے حوالہ کیا گیا تا کہ وہ اپنے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے وہی حلف نامہ لکھوا دیں۔

حلف نامہ تحریر کردہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

بسم الله الرحمان الرحيم. نحمده ونصلي على رسوله الكريم!

میں ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث خدائے تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سُنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپیہ والا بھی بغور پڑھا مگر نہایت وثوق اور کامل ایمان ویقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت مسیح موعود و امتی نبی ہونے کے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افترا او دھوکہ و فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور ہنوز اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا تو وہ امام مہدی حسب ضرورت تلوار اور جہاد سے کام لیں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور دجال سمجھتا ہوں اگر میرے یہ عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب اپنے تمام دعوؤں میں خدا تعالیٰ

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے نزدیک سچے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام روئے زمین کا مالک واحد ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو قہار و غالب منتقم حقیقی ہے تو علیم و قدیر و سمیع و بصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد و تعصب یا ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملے۔ آمین۔ آمین۔ آمین

سال[1] تمام ہو کر بھی میں زندہ رہا تو سچا سمجھا جاؤں گا خلیفہ قادیان اس کا اقرار کرے کہ بعد سال قادیانی مذہب سے تائب ہو کر بحکم خداوندی **کونوا مع الصادقین** میرے ساتھ قادیانی مذہب کی تردید کیا کریں۔ مفصل یہ بات میں پبلک جلسہ میں اور اشتہار مورخہ ۶ رفروری ۱۹۲۳ء میں ظاہر کر چکا ہوں۔ فقط

شرح دستخط بقلم خود

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مذکورہ بالا تحریر کردہ حلف نامہ کے علاوہ دکن کے علمائے کرام نے بھی حسب منشاء محمدی فریق ۶ رمارچ ۱۹۲۳ء کو حلف نامہ لکھ دیا جو درج ذیل ہے۔

حلف نامہ تحریر کردہ علمائے کرام حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمان الرحیم. نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

ہم مقران خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا بالاتفاق اظہار کرتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں جس عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مہدی موعود کے آنے کا تذکرہ ہے اس کے لحاظ سے ہم حلفیہ لکھتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے اس بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جتنے دعوے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء دھوکا اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں اور وہ مسیح موعود اور مہدی موعود اور چودہویں صدی کے مجدد اور امام وقت امتی نبی ہرگز ہرگز نہیں ہیں برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے بلکہ وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور ہنوز زندہ موجود ہیں اور وہی قبل قیامت آسمان سے اتریں گے اگر مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعوؤں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سچے ہیں تو اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام

---

[1] یہ عبارت مولانا نے اپنی جانب سے بڑھائی ہے کیا اس کے مطابق خلیفہ صاحب اقرار کر سکتے ہیں؟ ہاں کر سکتے ہیں بشرطیکہ قادیانی مذہب سچا ہو۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

زمین وآسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کی ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے اور تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں تو ہی قہار و جبار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر اور سمیع وبصیر ہے پس ہم سب تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی ایسی موت وارد کر کہ جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو اور یہ کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی ومحفوظ نہ رہے۔ تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ ہم ناحق پر تھے اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہے تھے جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم سب کو یہ سزا ملی ہے اور اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی رہا تو ہم سب تیرے پاس سچے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا میاں محمود جو ہماری قسم کے مدّ مقابل ہیں جیسا کہ ہمارا دعویٰ ہے جھوٹے مفتری کافر دجال وخارج از اسلام ہیں۔ آمین۔ آمین

عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے تینوں بھائی صاحبان کے مابین یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اگر علمائے غیر احمدی میں سے چند علماء مندرجہ بالا حلف نامہ پر دستخط کر دیں گے تو اس کے مقابل مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان دوسرے حلف نامہ پر جس کا مسودہ علیحدہ ہے دستخط کر دیں گے اس حلف نامہ کا نتیجہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غیر احمدی دستخط کنندہ کل علماء میعاد کے اندر فوت ہو جاویں گے تو عبداللہ الہ دین صاحب کے تینوں بھائی احمدی ہو جائیں گے اور اگر کل فوت نہ ہوں یا مرزا محمود احمد صاحب میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے توبہ کریں گے اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی ایک بھی فوت نہ ہو یا فریق غیر احمدی میں سے کل فوت ہوں اور ایک بھی بچ رہے تب بھی عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے تائب ہو جائیں گے۔

اس معاہدہ کی بنا پر ہم سب اس معاہدہ کے شرائط کے تحت اس حلف نامہ پر بخوشی دستخط کرتے ہیں لیکن اس حلف نامہ کے دستخط کا نفاذ اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس روز مرزا محمود احمد صاحب کا دستخط شدہ حلف نامہ غلام حسین الہ دین صاحب کے قبضہ میں آجائے گا اور جس کی میعاد تاریخ ہٰذا سے زائد سے زائد ایک ماہ ہوگی۔ مرقوم ۶/ مارچ ۱۹۲۳ء

دستخط

مولوی عبدالحی واعظ حیدر آبادی، مولوی حکیم مقصود علی خان صاحب مہتمم شفاخانہ یونانی، مولوی خدا داد خان صاحب، مولوی مناظر احسن گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ، مولوی ابوالفد انور محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی، مولوی تاج الدین شاہ قادری، مولوی سید عبدالرؤف دہلوی،

http://www.anti-ahmadiyya.org

مولوی محمد عبدالغفور صاحب حیدر آبادی' مولوی محمد عبدالقدیر صاحب قادری صدیقی پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ شعبہ دینیات' مولوی محمد عبدالرحمٰن حیدر آبادی' مولوی محمد عمر حیدر آبادی' مولوی سید محمد بادشاہ الحسینی القادری واعظ مکہ مسجد حیدر آباد' مولوی سید حسین رائے بریلوی' مولوی سید ابراہیم مددگار پروفیسر جامعہ عثمانیہ' مولوی سید شاہ مصطفیٰ قادری' مولوی نظام الدین قادری' مولوی عبداللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔

عبداللہ الہ دین صاحب کا اپنے پیش کردہ خلیفہ قادیان سے دستخط حاصل کرنے میں ناکامیابی

مذکورہ بالا حلف ناموں کے مقابل عبداللہ الہ دین صاحب احمدی سکندر آبادی نے قادیان پہنچ کر مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان سے جو حلف نامہ لکھوا کے اپنے محمدی بھائیوں کے پاس ۱۸/ اپریل ۱۹۲۳ء کو پیش کیا اس کی نقل درج ذیل ہے۔ اس کے ملاحظہ سے ناظرین اندازہ فرمالیں گے کہ اس میں کس قدر کمزوری ہے اور لطف یہ کہ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی اپنے اقرار و معاہدہ کے مطابق اپنی خود پیش کردہ عبارت میں خلیفہ قادیان کا حلف نامہ حاصل نہ کرسکے ان کو اور اُن کے خلیفہ قادیان کو کیا مجبوری پیش آئی کہ عبداللہ الہ دین صاحب کی ترتیب دی ہوئی عبارت حلف نامہ بالکل لاپتہ ہوگئی اس سے قادیانیوں کا فرار ثابت ہے۔

حلف نامہ تحریر کردہ خلیفۂ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم! خدا کے فضل و کرم کے ساتھ۔ ھو الناصر

خلیفۂ قادیان کا عبداللہ الہ دین کے مرتب شدہ حلفنامہ پر دستخط کرنے کے بجائے دوسرا حلفنامہ لکھنا جو معاہدہ کے خلاف ہے:۔ میں مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تمام مخلوق کا نیک اور بد اس کے اختیار میں ہے اور وہ جس کو چاہے ترقی دے اور جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے مارے مؤکد بہ عذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کہتا ہوں اور اس پر مجھے کامل یقین ہے میرے نزدیک وہ اپنے دعویٰ میں سچے اور راستباز تھے اور خدا تعالیٰ کی وحی کے مہبط تھے اور اس کے مامور اور مرسل تھے۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں یا

http://www.anti-ahmadiyya.org

اخفاء سے کام لیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا غضب مجھ پر نازل ہو اور وہ کوئی عبرت ناک سزا مجھے دے اے خدا تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ان پر حق کھول دے اور سچائی کے قبول کرنے کے لئے ان کے دِلوں کو فراخ کر دے۔ شرح دستخط خاکسار مرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ

ناظرین! انصاف فرمائیں کہ محمدی فریق نے معاہدہ کی پوری پابندی کی مگر احمدی فریق عبداللہ الہ دین صاحب کو اس میں کامیابی نہ ہوئی (اول) ایک تو حلفنامہ کی تبدیلی کر دی (دوم) اس میں سال کی مدت کا ذکر چھوڑ دیا (سوم) موت کا نام تک نہیں لیا۔ ہائے افسوس! موت دوسروں کے حق میں کیسی آسان چیز ہے مگر اپنے لئے کیسی خوفناک ہے کہ ذرا کوئی مخالف بولا تو اسے مباہلہ کا نوٹس دے دیا کہ آؤ مباہلہ کرلو یہ بھی دھمکی ساتھ ہی ساتھ سنا دی کہ مباہلہ کے بعد سال تک ضرور مرو گے مگر جب اپنے پر وارد ہوئی تو موت کا نام تک نہیں لیا۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''ولن یتمنوہ ابدًا بما قدمت ایدیھم'' خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد صاحب نے اپنا مذکورہ بالا حلف نامہ جس خط کے ساتھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے حوالہ کیا اس خط کی نقل بجنسہٖ ذیل میں درج کی جاتی ہے جس سے ہمارے بیان کی تصدیق ہو گی کہ لفظ مباہلہ قادیانی امت کا تکیہ کلام ہے۔

مکرمی سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم

یہ حلف لکھ کر میں بھیجتا ہوں حلف سے صرف اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو دھوکا نہیں دیتا اور جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے مباہلہ ہوتا ہے پس آپ یہ میری حلف ان لوگوں کے سامنے رکھ دیں اور ان سے کہہ دیں کہ اگر وہ پورا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر مباہلہ کریں اور اس کے لئے ہم یہاں سے بھی آدمی بھیج سکتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو بھی اجازت دے سکتے ہیں جس طرح وہ چاہیں گے کر دیں گے اور اگر دہلی میں آ کر مباہلہ کرنا چاہیں تو میں خود وہاں جا کر ان لوگوں سے بشرطیکہ وہ اس حیثیت کے ہوں کہ ان کی ہلاکت حیدر آباد پر عام اثر پیدا کرنے والی ہو اور وہ اہلحدیث اور حنفی سب جماعتوں میں سے ہوں مباہلہ کر سکتا ہوں۔ شرح دستخط خاکسار مرزا محمود احمد

ناظرین کرام! قادیانی امت کے داؤ پیچ کو سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ ان کے لئے فاتح قادیان مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری جیسا استاد چاہیے۔ خلیفہ قادیان کے تحریر کردہ حلف نامہ سے ناظرین پر واضح ہو گا کہ عبداللہ الہ دین صاحب نے اپنے معاہدہ کی پابندی نہیں کی جبکہ ان کے خلیفہ نے پیش کردہ عبارت میں حلف نامہ نہیں لکھا اور پھر الفاظ ''مجھ پر

http://www.anti-ahmadiyya.org

ایک سال کے اندر موت وارد کر'' بھی حذف کر دیئے جس کی وجہ سے ان کا حلف نامہ بالکل مہمل اور ناقابل قبول ہو گیا تو حسب اقرار عبداللہ الہ دین' ابراہیم الہ دین اور جی۔ایم ابراہیم صاحبان کو چاہئے کہ قادیانی مذہب کو ترک کر دیں اور مرزائیت سے تائب ہو کر سچے محمدی بن جائیں۔عبداللہ الہ دین صاحب وغیرہ احمدی عرصہ دراز تک اس بات پر زور دیتے رہے کہ حق و باطل کے انکشاف کے لئے فریقین مجوزہ عبارت میں حلف نامہ لکھ دیں جس میں ایک سال کے اندر موت وارد ہونے کا ذکر ہو۔اس کے مطابق محمدی فریق نے تو ایسے حلف نامہ کی تکمیل کرا دی مگر مرزائی فریق کو اس میں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔خلیفہ قادیان نے اپنے حلف نامہ میں ایک سال کے اندر موت وارد ہونے کی عبارت لکھنے سے صاف گریز کیا جبکہ مرزائیوں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو انہیں چاہئے تھا کہ احمدیت (مرزائیت) سے توبہ کرتے بخلاف اس کے مباہلہ کی دعوت دے رہے ہیں۔اگر اب بھی عبداللہ الہ دین صاحب وغیرہ اپنے اقرار کے مطابق خلیفہ قادیان سے اپنی اپنی پیش کردہ عبارت میں حلف نامہ لکھوا دیں تو وہ سچے سمجھے جائیں گے ان کے قول و فعل پر اعتبار ہو سکے گا البتہ اس کے بعد علمائے حیدر آباد مباہلہ پر بھی آمادہ ہوں گے کیونکہ جب مرزائیوں نے حلف نامہ کے متعلق معاہدہ کی پابندی نہیں کی تو آئندہ کیسے یقین ہو سکتا ہے کہ وہ مباہلہ کے شرائط پر قائم رہیں گے۔تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ پہلو بدلا کرتے ہیں۔آخر میں ہم یہ بھی عرض کئے دیتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کے مندرجہ بالا خط کے مطابق نہ صرف حیدر آباد بلکہ دنیا بھر کے مشہور و معروف علماء بھی جمع ہو کر خلیفہ قادیان یا مرزائی علماء کے مقابلہ میں مباہلہ کر لیں اور مدت معینہ میں کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔یعنی کسی کی موت نہ آئے تو قادیانی امت اپنی خفت مٹانے کو فوراً یہ کہنے لگے گی کہ یہ لوگ دل میں ڈر گئے توبہ اور رجوع کیا اور خشیۃ اللہ کو اپنے دل میں داخل کیا اور در باطن مرزا صاحب پر ایمان لائے وغیرہ وغیرہ۔جیسے کہ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی نے اپنی منکوحہ آسمانی کے حقیقی شوہر مرزا سلطان محمد صاحب سلمہ اللہ اور پادری آتھم کے نسبت باتیں بنائی تھیں۔

کوئی بھی بات مسیحا تری پوری نہ ہوئی
یہی بس ہے تری پہچان رسول قدنی

قادیانی مباحثہ دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جنوری ۱۹۲۳ء میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان سکندر آباد دکن

http://www.anti-ahmadiyya.org

تشریف لائے اور مرزائیوں کی تردید میں بمقام سکندرآباد وحیدرآباد دھواں دھار تقریریں فرمانے لگے۔ عبداللہ الہ دین صاحب نے قادیان سے مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو بلایا۔ تمام مسلمانانِ حیدرآباد وسکندرآباد یہ چاہتے تھے کہ قادیانی مذہب کے متعلق فریقین کے علماء جلسہ عام میں مباحثہ کریں مگر سرکاری اجازت نہ ملنے سے لوگوں کی آرزو دل ہی دل میں رہ گئی۔ البتہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء کو علاؤالدین بلڈنگ میں ایک مختصر سے جلسہ میں بصدارت جناب ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹر صرف ایک روز مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی میں تحریری مباحثہ ہوا جس میں شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو جو انہوں نے محمدی بیگم منکوحہ آسمانی اور اس کے حقیقی شوہر مرزا سلطان محمد صاحب کے نسبت کی تھی غلط ثابت کر دکھایا اس پیشگوئی کے غلط ہونے سے مرزا صاحب کی نبوت بھی باطل ہوگئی۔ یہ مباحثہ انجمن ہٰذا کی جانب سے طبع ہوا ہے جو دفتر انجمن اہل حدیث سکندرآباد سے مفت مل سکتا ہے۔

اس مباحثہ میں جو علمائے کرام تشریف فرما تھے اور جنہوں نے اس کی نسبت جو رائے دی ہے وہ بجنسہٖ درج ذیل ہے۔

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ.

مباحثہ ہٰذا پر علماء کرام کی رائیں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب احمدی میں جو مناظرہ بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء سکندرآباد میں ہوا۔ زمرۂ سامعین میں ہم لوگ بھی شریک تھے۔ دونوں فریق کی گفتگو سننے کے بعد ہم لوگ جس نتیجہ تک پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔

بحث اس میں تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے الہامی دعویٰ میں سچے تھے یا نہیں؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی حسب ذیل عبارت پیش کی۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کا انتظار کرو"

(انجام آتھم حاشیہ ص ۳۱۔ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۱)

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنا آخری فیصلہ ان لفظوں میں درج کیا ہے کہ:

"اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی" (ایضاً)

http://www.anti-ahmadiyya.org

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بعد یہ بیان دیا:

(۱) داماد احمد بیگ (مسمّی بہ سلطان احمد) اس وقت زندہ ہے۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو موت آ چکی ہے۔

احمدی جماعت نے اُن کے اس بیان کو تسلیم کیا۔ اس لئے ہم لوگ نہایت آسانی کے ساتھ اس نتیجہ تک پہنچ گئے کہ مرزا صاحب اپنے قول کے موافق جھوٹے ہیں اور یہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعویٰ تھا۔ اگر چہ اس کے بعد احمدی مناظر نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود مرزا صاحب کے اقوال و یقینیات کی تردید میں مصروف تھے: مثلاً مرزا صاحب اپنی پیشگوئی کے متعلق یہ یقین رکھتے تھے کہ:

''میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸۔ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے تمہید میں ان کے اس نظریہ کا ذکر بھی کر دیا تھا لیکن احمدی مناظر نے خدا جانے کیوں اس کی تردید کی ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''پیشگوئی اصل چیز نہیں''

مرزا صاحب تو پیشگوئی کو سب سے بڑھ کر محک امتحان خیال کرتے تھے لیکن ان کے وکیل نے دعویٰ کیا کہ پیشگوئی سے کھرے کھوٹے کا امتیاز مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

''پیشگوئی کا ایسا پورا ہونا جس سے غیب کا پردہ اُٹھ جائے ناممکن ہے۔''

حتیٰ کہ سب سے بڑھ کر محک امتحان کو انہوں نے متشابہات میں داخل کر دیا۔ اسی طرح مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو ''تقدیر مبرم'' قرار دیا تھا لیکن ان کے وکیل نے اسے مشروط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ قطع نظر اس سے کہ یہ خود مرزا صاحب کی تردید تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب شرائط کی تشریح پوچھی تو انہوں نے ایسی عبارتیں پیش کیں جن سے کسی اور شرط کا بالکل پتہ نہیں چلتا اور زبردستی وہ مرزا صاحب کی بعض عبارتوں سے شرط پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن عبارت اس سے اِباء کر رہی تھی آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر اسے ''تقدیر مبرم'' بھی مان لیا جائے تب بھی اس کا ٹلنا مشکل نہیں۔ ثبوت میں انہوں نے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ''تقدیر مبرم'' کی قسم ٹل سکتی ہے عبارت مانگی گئی تو انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاجب نے یہاں تک کہا کہ اگر یہ عبارت مجدد صاحب کے کلام میں نکل

http://www.anti-ahmadiyya.org

آ دے تو میں اپنے تمام دعووں سے باز آ جاؤں گا۔ لیکن اس پر بھی ان کو انکار پر اصرار رہا۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مجدد صاحب کے کلاموں میں ہم لوگوں کے نزدیک بھی ایسی کوئی عبارت نہیں ہے۔

من ادعی فعلیه البیان.

علاوہ اس کے گفتگو سے بھی یہ بات غیر متعلق تھی۔ سوال تو یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت کے ساتھ مرزا صاحب کی صداقت وابستہ تھی جب وہ نہ مرا تو ان کی صداقت بھی قطعی ہوا ہوگئی۔ ہم لوگوں کو اس پر سخت حیرت ہوئی کہ جب سلطان محمد مرزا صاحب کی دھمکیوں سے اعراض کر کے ان کی منکوحہ آسمانی پر قابض رہا اور ان کے الہام کے مقابلہ میں اس نے استقلال کے ساتھ احمد بیگ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھا۔ تو پھر اس کے توبہ کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب خط دیکھا گیا تو اس میں سلطان محمد نے کچھ بھی نہیں لکھا تھا نہ اس نے مرزا صاحب کو ''نبی مانا ہے'' ''نہ مسیح نہ مہدی'' کچھ بھی نہیں بلکہ اس نے یہ جملہ لکھ کر کہ ''پہلے بھی جو خیال کرتا تھا وہی اب سمجھتا ہوں'' خط کے الفاظ میں ایک دوسرے معنی پیدا کر دیئے۔ مثلاً اس نے مرزا صاحب کو شریف النفس نیک وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور کہتا ہے ان کو ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہوں۔ تو اب سوال یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی سے نکاح کرنے کے وقت اور مرزا صاحب کی دھمکیوں کے بعد نکاح کو قائم رکھنے کے وقت کیا وہ مرزا صاحب کو اس معنی میں نیک سمجھتا تھا۔ جس معنی سے مرزائی سمجھتے ہیں؟ کس قدر عجیب ہے کہ ایک شخص کسی کو موت کی بددعا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیری بیوی سے میں نکاح کروں گا اور ایسے شخص کو نیک، شریف بھی خیال کرتا ہو۔

مولوی ثناءاللہ صاحب کا یہ بیان کہ اس خط میں تعریضی چوٹیں ہیں بالکل صحیح ہے۔ اور ان الفاظ کے وہی معنی ہیں جو اس شعر میں ہیں۔

بڑے پاک باطن بڑے صاف دل
ریاض آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

بہرحال اگر مرزا صاحب کی پیشگوئی کو مبرم نہیں بلکہ مشروط بھی مان لیا جائے یا مبرم کے ٹل جانے کو بھی بفرض محال تسلیم کر لیا جائے اور اخیر میں پھر اس خط کو بھی سلطان محمد کا صحیح سمجھ لیا جائے۔ اگرچہ اس کی صحت کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا۔ پھر بھی توبہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہر حالت میں مولوی ثناءاللہ صاحب کا فیصلہ ''قضی الرجل علی نفسه'' (مرزا صاحب اپنا فیصلہ خود کر کے دنیا سے تشریف لے گئے ہیں) بالکل صحیح ہے۔ الہام کا دعویٰ خود مرزا صاحب نے کیا تھا۔ حجت انہی کی بات ہو سکتی ہے دوسروں کو اس میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

دستخط حکیم مقصود علی خان۔ دستخط محمد عبدالقدیر صدیقی پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔ دستخط محمد عبدالواسع پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ۔ دستخط عبدالحیٔ پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔ مناظر احسن گیلانی پروفیسر کلیہ عثمانیہ۔ ابوالفدا انور محمد مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی۔ سید محمد بادشاہ قادری۔ مولوی محمد بن ابراہیم دہلوی۔ مولوی محمد امین پنجابی۔ مولوی الہ داد خان۔ مفتی عبداللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ۔ حکیم شیخ احمد۔

......☆......

خدا کی قسم

میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعویٰ میں سچا نہیں مانتا

حسب تعلیم مرزا صاحب قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت آنحضرتؐ کی نبوت کا بروز ہے۔ بلکہ بشکل ثانی ہو بہو خود آنحضرتؐ ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱ طبع اول۔ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۳)

اس لئے چاہئے تو یہ تھا کہ نبوت قادیان کے خدوخال بعینہٖ وہی ہوتے جو نبوت محمدیہ کے تھے مگر یہ جماعت یورپین ڈپلومیسی (عیاری) کی کچھ ایسی خوگر ہوگئی ہے کہ کسی اصول پر نہیں ٹھہرتی۔ آج ہم ان کی ایک خاص کارستانی کو ذرہ کھول کر بیان کرنا چاہتے ہیں جسے یہ لوگ ۱۹۲۳ء سے سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کی ابتدا اس زمانہ سے ہوئی ہے جب میں حیدر آباد دکن گیا تھا۔ جہاں انہوں نے مجھ سے مرزا صاحب کے کذب پر حلف اٹھانے کا شدید تقاضا کیا۔ چنانچہ ان کے مطالبۂ حلف پر میں نے تحریری اور تقریری دونوں طرح سے حیدر آباد ہی میں دے دیا تھا۔ مگر قادیانی اور خاموشی؟

ع ضدان مفترقان ای تفرق

آج کل انہوں نے پھر اس سلسلہ کو جاری کر رکھا ہے اس لئے میں بھی آج ذرہ تفصیل سے اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ قادیانی اہل قلم اپنے علم و دیانت سے کام لے کر ہمارے مضمون کا جواب شرعی دلائل کی روشنی میں دیں گے۔ پس وہ غور سے سنیں:

(۱) مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں اور میں ان کا منکر۔ سلسلہ انبیاء میں سے کسی نبی خصوصاً سیدالانبیاء علیہم السلام نے اپنے کسی منکر رسالت کو حلف نہیں دیا۔ منکرین رسالت کے الفاظ سادہ

http://www.anti-ahmadiyya.org

الفاظ میں قرآن میں منقول ہیں جیسا کہ ارشاد ہے(۱)"وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا" (الرعد: ۴۳) منکر کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو۔(۲)" قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا" (پ ۱۳ ع ۱۴ا۱۶) (منکروں نے پیغمبروں سے کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو)

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں جو منکرین کا انکار سادہ الفاظ میں بتا رہی ہیں۔ایسے منکرین سے انبیاء اوران کے اَتباع نے کبھی قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔

پھر تم کون؟ منکر نبوت سے مطالبۂ حلف کرنے والے کوئی دلیل تو پیش کرو۔تاہم بطور ارخائے عنان (احساناً) ہم نے مرزا صاحب کی تکذیب پر کئی بار حلف اٹھایا۔سب سے پہلے قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ ۱۹۲۱ء میں حلف اٹھایا۔چنانچہ اخبار الفضل ۴ر اپریل ۱۹۲۱ء میں اس کا ذکر موجود ہے کہ:

"مولوی ثناء اللہ نے قسم کھا کر کہا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام میں جھوٹے ہیں"

اس کے بعد میں نے اخبار اہلحدیث ۲۸ر اپریل ۱۹۲۶ء میں ایک حلفیہ مضمون لکھا۔ جس کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا گیا۔جس کی سرخی یہی تھی جو آج کے مضمون کی ہے۔چونکہ قادیانی جماعت اپنے اندر کا پول خوب جانتی ہے اس لئے وہ سمجھتی ہے کہ ہر ایک سچا مومن مرزا صاحب کے کذب پر حلف اٹھالے گا اس لئے وہ اِس کمزوری کو مضبوطی سے بدلنے کے لئے یہ پخ لگاتی ہے کہ حلف کے ساتھ ایک سال مدت کی شرط بھی لگاؤ یعنی میں (حلف اٹھانے والا) یہ بھی کہوں کہ میں اگر جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر مر جاؤں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی نے مجھ سے اسی قسم کے حلف کا مطالبہ کیا تھا۔چونکہ اس شرط کا ثبوت بھی شرع میں نہیں بلکہ یہ محض لغو اور دفع الوقتی ہے اسی لئے میں نے اس شرط کی تکمیل کے طور پر مزید یہ شرط لگائی کہ:

"میں تمہارے لفظوں میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم (عبداللہ) اور خلیفہ قادیان یہ لکھ دو کہ حلف اٹھانے کے ایک سال بعد اگر میں (ثناء اللہ) زندہ رہا تو تم دونوں مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا سمجھو گے" اس شرط کو انہوں نے منظور نہیں کیا۔

ناظرین کرام! اس مہذب جماعت (حواریان مسیح) سے کوئی پوچھے کہ تمہیں کس آسمانی کتاب یا زمینی عدالت اعلیٰ (ہائیکورٹ) سے یہ اختیارات مل گئے ہیں کہ تم تو جو شرطیں چاہو لگاتے جاؤ مگر فریق ثانی کی کوئی بات بھی نہ سنو۔چاہے وہ کتنی ہی معقول ہو۔

دیکھئے منکر رسالت کو حلف دینے کا ثبوت اگرچہ قرآن حدیث میں نہیں ملتا مگر تمہاری

http://www.anti-ahmadiyya.org

خاطر ہم نے اس کو بھی مان لیا بلکہ پورا کر دیا۔ اب جو تم لوگ ایک سال تک زندہ رہنے کی قید لگاتے ہو حالانکہ اس کا ثبوت بھی شرع میں نہیں ملتا۔ مگر تمہاری خاطر ہم اسے بھی مان لیتے ہیں۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ جو نہایت معقول اور مستحسن ہے وہ یہ ہے کہ اگر میری زندگی ایک سال سے تجاوز کر جائے تو تم لوگ اپنی جانب کو جھوٹا سمجھو گے۔ آؤ میں تم کو اس کے ثبوت میں صحیح حدیث سے ایک واقعہ سناؤں اگر راست گوئی اور راست پسندی کو تم لوگ اچھا سمجھتے ہو تو اس حدیث پر غور کرو۔ پس سنو اور دل کے کانوں سے پردہ اٹھا کر سنو اور اس دن کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سنو جس کا نقشہ قرآن مجید ان الفاظ میں بتاتا ہے۔

"يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا" (جس دن کوئی دوست دوست کے کام نہ آئے گا۔)

واقعہ مذکورہ سورۂ روم کی آیت اول میں ہے۔ توجہ سے پڑھو جس کے الفاظ یہ ہیں:

الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ. (الروم : ۱ تا ۴)

مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ رومی مغلوب ہونے کے بعد بضع سالوں میں غالب آ جائیں گے۔ بضع کا لفظ نو تک بولا جاتا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قریش نے کہا کہ بضع کی مدت کو متعین کر کے ہمارے ساتھ شرط لگاؤ۔ اگر اس مدت میں رومی غالب آ گئے تو تُو سچا ٹھہرے گا ورنہ شرط ہار کر جھوٹا قرار پائے گا۔ صدیق اکبرؓ نے اپنے فہم سے چھ سال کی مدت مقرر کر دی جب رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ صدیق! تو جانتا ہے کہ تیری زبان میں لفظ بضع کا اطلاق نو (۹) تک ہوتا ہے پھر چھ سال کی مدت کیوں ٹھہرائی؟ چنانچہ نتیجہ یہی ہوا کہ رومی لوگ چھ سال کے عرصہ میں غالب نہ آئے۔ تب حضرت صدیقؓ نے اپنی شرط پوری کر دی یعنی جو کچھ دینا مقرر کیا تھا دے دیا۔

اس حدیث سے ہمارا استدلال یوں ہے کہ میعاد مقررہ گزرنے پر صدیق اکبرؓ نے اپنی ہار مان لی اور جو شرط لگائی تھی وہ پوری کر دی۔ گو آپ کے اس فعل سے قرآن مجید کی پیشگوئی پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قادیانی ممبرو! آؤ اپنے معاملے کو اس حدیث پر پرکھو تم میری موت کے لئے ایک سال مدت کی قید لگاتے ہو میں اس میعاد کو منظور کرتا ہوں مگر اتنا کہتا ہوں کہ ایک سال گذرنے کے بعد اگر میں ایک دن بھی زیادہ زندہ رہا تو تم لوگ بھی مرزا صاحب کے دعوے کا کذب تسلیم کر لینا ورنہ اس حدیث کا جواب دو جو عملاً موقوف ہے اور علماً مرفوع ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

یاد رکھو! اہلحدیث تمہاری بھول بھلیوں میں نہیں پھنسنے کا۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خلیفہ قادیان کو اس میں کیوں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تمہارے طرزِ عمل کا کافی تجربہ ہے۔

چنانچہ اپریل ۱۹۱۲ء میں تم نے لدھیانہ میں ہمارے ساتھ انعامی مباحثہ کیا اور مسلمہ ثالثوں کے فیصلہ کے مطابق ہم نے تم سے انعام جیت لیا۔ مگر تم تو یہ کہہ کر پھر کھڑے ہو گئے کہ یہ کام منشی قاسم علی کا ذاتی فعل تھا جس کے متعلق اس نے خلیفہ صاحب سے اجازت حاصل نہیں کی تھی اس لئے یہ ساری جماعت پر حجت نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک اسی طرح اس حلف کے متعلق بھی تم یہی کہو گے کہ یہ فعل سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ذاتی ہے ساری جماعت پر حجت کیونکر ہو سکتا ہے؟

ہماری دریادلی:۔ ملاحظہ ہو کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین اس حلف پر ہم کو ساڑھے دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ دیتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ اگر ہم ان کے تجویز کردہ الفاظ میں حلف اٹھالیں تو وہ پانسو روپیہ ہم کو اسی وقت اور سال بھر تک زندہ رہنے کی صورت میں مزید دس ہزار روپیہ انعام دیں گے مگر ہم اس دس ہزار بلکہ بیس ہزار پر بھی لات مارتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنی حسب معمول درشت کلامی و سخت گوئی کے ماتحت یہی کہیں گے کہ علماء کا کیا ہے یہ لوگ تو پیسے کے مرید ہیں ان کو سچ اور جھوٹ سے کیا مطلب؟

اس لئے ہم محض اظہار حق کے لئے ان کے پیش کردہ الفاظ میں بھی حلف اٹھانے کو تیار ہیں بشرطیکہ سیٹھ عبداللہ الہ دین، ہمیں لکھ دیں کہ حلف اٹھا کر مولوی ثناء اللہ ایک سال کے بعد زندہ رہے تو میں قادیانی مذہب چھوڑ دوں گا اور خلیفہ قادیانی بحیثیت خلیفہ کم سے کم اجازتی دستخط کر دیں کہ میں سیٹھ صاحب کے اس معاہدے کی اجازت دیتا ہوں اور اس کو جائز رکھتا ہوں۔

قادیانی ممبرو! انصاف سے بتاؤ کہ کیا شرط کی ہر دو جانب (نفی اور اثبات) ایک ہی اثر پیدا کرتی ہیں یعنی حلف اٹھانے کی صورت میں ایک سال کے اندر مر جاؤں تو بھی جھوٹا ٹھہروں اور بحکم خدا ایک سال گذار کر زندہ رہوں تو بھی جھوٹا قرار دیا جاؤں۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

حاجی عبداللہ صاحب! مذہبی معاملے میں آخری تعلق خدا سے ہے جہاں بھول بھلیاں کام نہیں آئیں گی۔ سیدھی بات ہے کہ میں مرزا صاحب کی نبوت اور منصب مسیحیت کا مکذب ہوں اور اس تکذیب پر اپریل ۱۹۲۱ء سے حلف اٹھاتا چلا آیا ہوں اور آج اسی مضمون کی سرخی میں بھی میرا حلف

http://www.anti-ahmadiyya.org

موجود ہے ان سب شرارتوں کی وجہ سے میں بقول آپ کے مورد عتاب الٰہی ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اب تک زندہ ہوں اور میرے مخاطب قادیانی نبی مرزا صاحب کو باوجود مقابلہ کے طور پر میری موت کی پیشگوئی کرنے کے دنیا سے کوچ کئے ہوئے اکتیس سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے پھر کیا آپ لوگوں کو کسی مزید حلف کی ضرورت باقی ہے اگر آپ جواب میں ہاں کہیں گے تو میری طرف سے یہی فرمانِ خداوندی سنا دینا کافی ہوگا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ (یونس: ۹۶)

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نوٹ) احباب اگر اس مضمون کو مفید سمجھیں تو اسے بکثرت شائع کر کے ثواب حاصل کریں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

(منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

http://www.anti-ahmadiyya.org